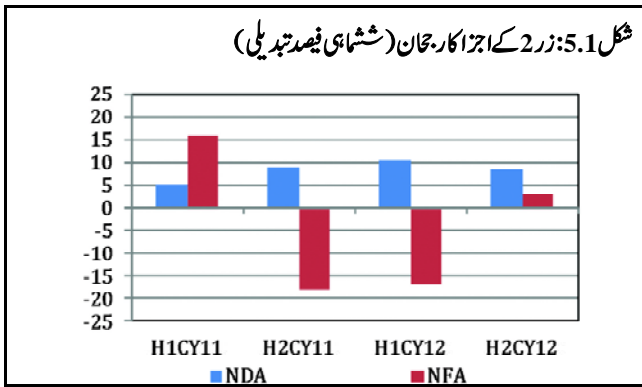


معیشت کے حل طلب مسائل خصوصاً (مالیاتی اور تجارتی) دہرے خسارے ملکی مالی منڈیوں کو متاثر کرتے رہے۔ بازار زر میزانیہ مالکاری کی بلند طلب کے ماحول میں سیالیت کے متغیر خاکے کی بنا پر دبائو میں رہا۔ بازار مبادلہ بھی بیرونی قرضوں کی واپسی کی بنا پر زر مبادلہ کم ہونے کے باعث زد پذیر رہا جس سے روپے کی قدر میں 2.6 فیصد کمی آگئی۔ اسی طرح ایکویٹی منڈیوں میں مستحکم نمو کا سلسلہ جاری رہا اور 2012ء کی دوسری ششماہی میں کے ایس ای 100 انڈیکس میں 22.5 فیصد نمو ہوئی۔



دہرا خسارہ مالی منڈیوں پر دبائو ڈالتا رہا بعض اقتصادی اظہاریوں میں بہتری کے باوجود ملکی مالی منڈیوں میں دباؤ برقرار رہا۔ 2012ء کی دوسری ششماہی میں صارف اشاریہ قیمت میں توقع سے زائد کمی اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 2.1 فیصد کی اوسط نمو سے منڈی کے شرکاء میں کچھ امید پیدا ہوئی تاہم مسلسل بلند مالیاتی خسارے اور گرتے ہوئے زر مبادلہ ذخائر نے ملکی مالی منڈیوں کو بری طرح متاثر کیا۔

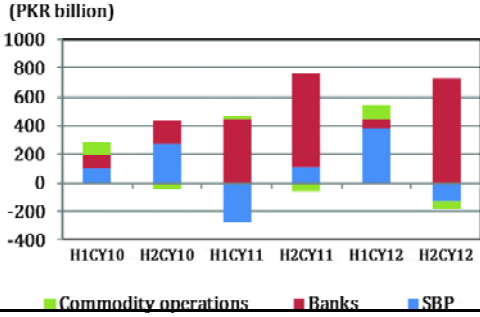
سال کی پہلی ششماہی کی طرح دوسری ششماہی میں بھی مالی منڈیوں میں دباؤ کی وجہ حکومت کی جانب سے رقوم کی غیر معمولی طلب تھی۔ رقوم کی اس بھاری طلب نے منڈی کی سیالیت کا انتظام خاصا دشوار بنا دیا اور اوسط شہینہ ریٹ شرح سود کو بڑھانے کی بالائی حد کے آس پاس ہی رہا۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں 250 پیسے پوائنٹس تخفیف اور شرح سود میں 50 بی پی ایس کمی کے باوجود منڈی میں خاصی تغیر پذیری پائی گئی۔

اتحادی سپورٹ فنڈ کی بنا پر خدمات کی رقوم کا بہاؤ بہتر ہوا جس سے بازار مبادلہ میں عارضی بہتری آئی چنانچہ جاری کھاتہ پھر سے مثبت ہو گیا۔ اس پیش رفت کا مثبت اثر شرح مبادلہ پر بھی ہوا اور 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران بین الہینک بازار میں ڈالر کے مقابل روپے کی قدر 2.6 فیصد کم ہوئی جبکہ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران 4.4 فیصد گری تھی۔ تاہم بنیادی طور پر آئی ایم ایف کو قرضہ واپسی کے باعث زر مبادلہ کے ذخائر میں تخفیف ہوئی جس سے زر مبادلہ کی موزونیت مزید خرابی سے دوچار ہوا۔ ایکویٹی منڈیوں میں بدستور تیزی کا رجحان رہا اور 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران نشانہ کے ایس ای 100 اشاریہ 22.5 فیصد بڑھ گیا۔

2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران زر (رسد زر) میں رد و بدل بڑھتے ہوئے خالص ملکی اثاثوں کے رجحان کے مطابق ہی رہا (شکل 5.1)۔ دریں اثنا خالص بیرونی اثاثے پورے مالی سال 12ء کے دوران سکڑنے کے بعد 3.1 فیصد بڑھ گئے جس کا سبب بیرون ملک بینکوں کی تحویل میں نوٹروں کی اکٹھی ہونے والی رقم تھی۔ قرضوں کی واپسی کی بنا پر ذخائر میں آنے والی کمی سے مرکزی بینک کے خالص بیرونی اثاثے کم ہو گئے۔

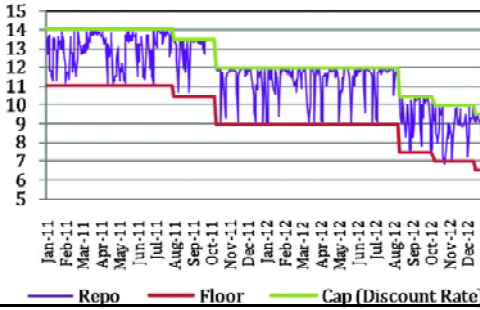
دوسری جانب خالص ملکی اثاثوں میں 8.4 فیصد اضافے کی وجہ یہ تھی کہ زیر جائزہ عرصے کے دوران سرکاری شعبے (حکومت اور سرکاری شعبے کے ادارے) نے کمرشل بینکوں سے غیر

شکل 5.2: حکومتی قرض گیری کا اتار چڑھاؤ - ششماہی بہاؤ (ارب روپے)



معمولی میزانیہ قرض گیری کی - سسٹمیک وصولی اور ملکی سرکاری قرضے پر بڑھتی ہوئی سودی ادائیگیوں سے خسارے میں اضافہ ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینکوں سے سرکاری قرض گیری 34.6 فیصد بڑھ گئی جبکہ گزشتہ سال کی دوسری ششماہی کے دوران یہ 31 فیصد بڑھی تھی (شکل 5.2)۔ تاہم حکومت نے اسٹیٹ بینک کا 8 فیصد قرضہ واپس کر دیا۔ اسی طرح زیر جائزہ عرصے کے دوران سرکاری شعبے کے خریداری ٹکٹوں نے خاصی مقدار میں گندم کے ذخائر فروخت کیے جس سے موسمی اجناسی مالکاری کی بھی 9.9 فیصد رقم کی خالص واپسی ہوئی۔

شکل 5.3: شبینہ ریپورٹس کارہجان (فیصد)



پہلی ششماہی کے برخلاف، جب قرضوں میں بیشتر اضافہ سرکاری شعبے کی قرض گیری کی وجہ سے ہوا تھا، دوسری ششماہی میں نجی شعبے کو قرضوں کی تقسیم بہتر ہوئی جس میں زیادہ تر جاری سرمائے کی مالکاری شامل تھی جس سے خالص ملکی اثاثوں کی نمو کی تلافی ہو گئی۔

#### بازار

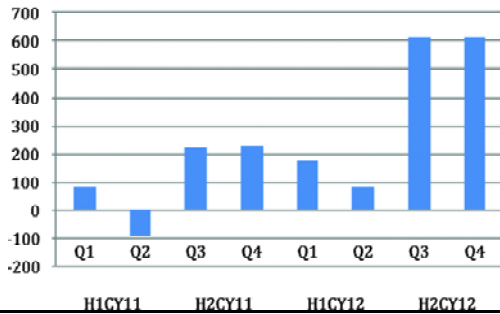
#### مرکزی بینک کے ادخالات سے بازار زر کی سیالیت کی

#### بحالی جاری رہی

مالکاری کی نئی قلیل مدتی ضروریات کے علاوہ حکومت کی جانب سے قرض کے مسلسل اجرائے ثانی نے منڈی کی سیالیت کے لیے تشویش پیدا کی جو پہلے ہی ضرر پذیر تھی۔ نتیجے کے طور پر بیشتر کاروباری ایام کے دوران شبینہ ریپورٹ مارکیٹ میں شرح سود، شرح سود کو ریڈور کی وسط سے بلند رہی (شکل 5.3)۔

مارکیٹ میں سہولت پیدا کرنے کے لیے مرکزی بینک نے 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران سیالیت کے خاصے ادخالات کیے اور اس طرح مالیاتی

شکل 5.4: بازار زر کے واجب الادا سودے (ارب روپے)

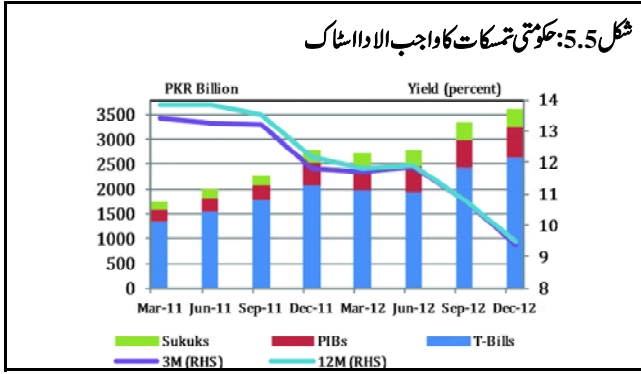


خسارے کی بالواسطہ تسلیک کی۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران بازار زر کے ادخالات 600 روپے سے تجاوز کر گئے (شکل 5.4)۔ ادخالات کا بڑھے ہوئے زربنیاد پر براہ راست اثر ہوا۔ اس نے گمرانی کے لیے زیادہ خطرہ پیدا نہیں کیا کیونکہ گمرانی کارہجان زوال پذیر تھا (2012ء کی دوسری ششماہی میں 7 سے 9 فیصد کے درمیان)۔ مزید یہ کہ مرکزی بینک (اسٹیٹ بینک) نے منڈی میں سیالیت کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے کچھ پالیسی اقدامات کیے۔<sup>62</sup>

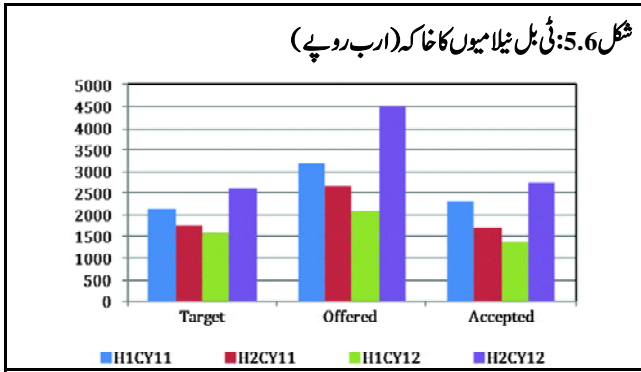
#### شعبہ بینکاری سے حکومتی قرضے نئی بلندی پر پہنچ گئے

رقم کی بڑھتی ہوئی حکومتی طلب اور نجی شعبے کی کمزور مالکاری نے بینکوں کو سرمایہ کاری کا خطرے سے پاک موقع فراہم کر دیا۔ زیر جائزہ دور میں حکومتی تمسکات پر یافت میں تیزی سے کمی کے باوجود حکومتی تمسکات سے بینکوں کی دلچسپی کم نہ ہوئی۔ بینکوں نے قلیل مدتی آلات میں خوب سرمایہ کاری کی اور ٹی بلز میں واجب الادا سرمایہ کاریاں مزید 34.8 فیصد<sup>62</sup> سے ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے پابندی لگائی کہ اہل مالی ادارے ڈسکانٹ وڈ سے 7 مرتبہ سے زیادہ رجوع نہیں کر سکتے۔ اگر بینک اور دیگر اہل مالی ادارے 7 بار سے زیادہ رجوع اور وٹکوں سے رجوع کرتے ہیں تو سرمایہ کی بقید مدت میں شبینہ ریپورٹس کے علاوہ 50 بی بی ایس کا تفاوت عائد کیا جاتا ہے۔ ماخذ: ڈی ایم ڈی سرکلر نمبر 20، برائے 2012ء، بینک دولت پاکستان۔

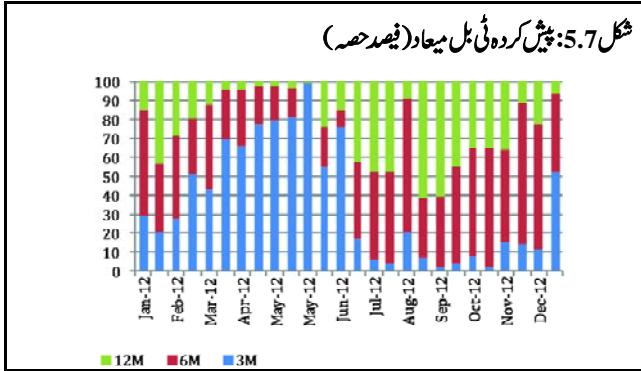
بڑھ گئیں (شکل 5.5)۔



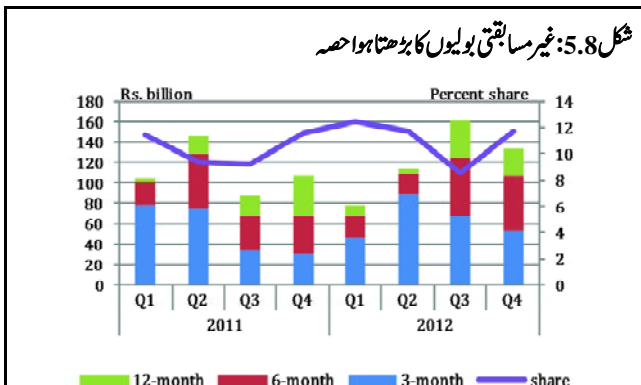
اسی طرح حکومتی تمسکات میں بینکوں کا ارتکاز (مجموعی سرمایہ کاروں میں حصہ) 2012ء کی دوسری ششماہی میں بڑھ کر 79.9 فیصد ہو گیا۔ بینکوں کی بڑھی ہوئی طلب کی عکاسی بلند پیشکش اور ہدف تناسب میں ہوئی جو پہلی ششماہی میں 134 فیصد تھا اور دوسری ششماہی میں بڑھ کر 173 فیصد ہو گیا۔ سرکاری تمسکات کا یہ بلند انکشاف بینکوں کو مختلف خطرات سے دوچار کر دیتا ہے اور اس پر قابو پانا ضروری ہے تاکہ بینکاری نظام کی کارکردگی پر کوئی منفی اثر نہ پڑے۔<sup>63</sup>



ٹی بلز میں پیش کردہ رقم کے انداز سے قلیل مدتی مالکاری ضروریات کے لیے بینکوں پر حکومت کے انحصار میں اضافے کا بھی انکشاف ہوا۔ 2012ء کی دوسری ششماہی میں ٹی بلز کی نیلامی میں بدنی رقم خاصی بڑھی، ساتھ ہی حکومتی خسارے میں اضافہ ہوا اور حاصل کی پیداوار مزید بدتر ہوئی۔ حکومت نے ضرورت سے زیادہ رقم قبول کی جس سے قبولیت اور ہدف تناسب جو پہلی ششماہی میں 85.6 فیصد تھا دوسری ششماہی میں 104.8 فیصد ہو گیا (شکل 5.6)۔



مختلف عرصوں کے ٹی بلز میں پیش کردہ رقم کا انداز 2012ء کی دونوں ششماہیوں میں واضح طور پر مختلف تھا۔ پہلی ششماہی میں سہ ماہی آلات کی قلیل مدتی میعادوں کا غلبہ رہا جبکہ دوسری ششماہی میں زیادہ تر ششماہی ٹی بلز کی پیشکشیں ہوئیں۔ سہ ماہی سے ششماہی کی جانب سے منتقلی کی ایک وجہ اگست 2012ء میں پالیسی ریٹ میں 150 بی پی ایس کا اضافہ تھا۔ یہ اضافہ مارکیٹ کی توقعات سے زیادہ تھا چنانچہ مارکیٹ کو سال کے دوران شرح میں مزید کٹوتی کی توقع نہیں تھی اور اس نے ششماہی آلات سے رجوع کیا۔ جب شرح میں مزید کٹوتی کی توقعات پھر ابھریں تو 2012ء کے بعد کے حصے میں بارہ ماہی تمسکات میں سرمایہ کاری تقریباً ختم ہو گئی (شکل 5.7)۔

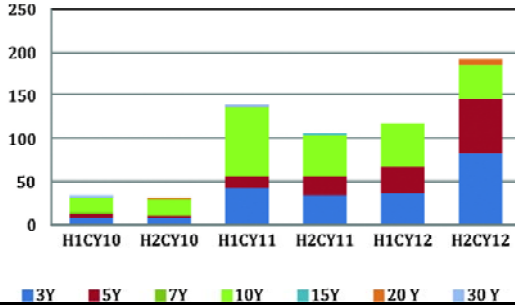


مالی اداروں کے علاوہ ٹی بلز میں سرمایہ کاروں کی دلچسپی 2012ء کی دوسری ششماہی میں شدید ہو گئی۔ غیر مسابقتی بولیوں کے ذریعے ٹی بل نیلامی میں پیش کردہ رقم میں 53.6 فیصد کی بہتری دیکھی گئی (شکل 5.8)۔ غیر مسابقتی بولیوں کے بڑھتے ہوئے حجم سے سرمایہ کاروں کو خطرے سے پاک سرمایہ کاری فراہم کرنے کے متبادل راستے کے حکومتی اقدام کی نشاندہی ہوئی۔<sup>64</sup>

<sup>63</sup> حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری سے منسلک خطرات جیسے نو سرمایہ کاری خطرات پر ابواب 1 اور 3 میں بحث کی گئی ہے۔

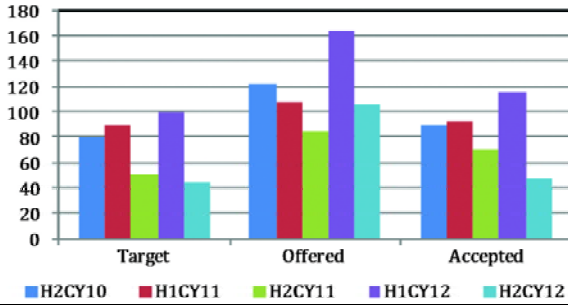
<sup>64</sup> حکومت نے غیر مسابقتی بولیوں سے عوامی دلچسپی کو مقامی اخبارات میں باقاعدہ اشتہارات کے ذریعے ابھارا جن میں حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کے نمایاں خواص اور فوائد کو اجاگر کیا گیا۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک نے جولائی 2013ء کے دوران غیر مسابقتی بولیوں کی شرح 10 فیصد سے بڑھا کر جولائی 2013ء میں 15 فیصد کر دی۔

شکل 5.9: قبول شدہ بی آئی بی نیلامی خاکہ (ارب روپے)



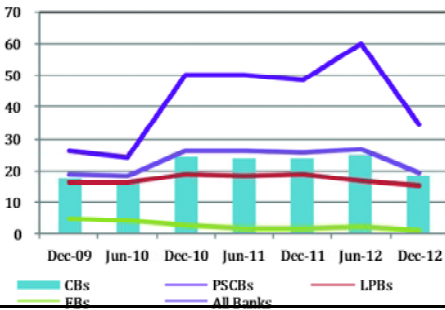
اس کے علاوہ حکومت نے طویل مدتی پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ کی نیلامی سے بھی قرض لیا۔ طویل مدتی آلات کی بلند یافتہ سے مالی اداروں بشمول بینکوں کو خطرے سے پاک طویل مدتی آلات میں سرمایہ کاری کا موقع ملا۔ نتیجے کے طور پر 2012ء کی دوسری ششماہی میں بی آئی بی کا اسٹاک 64 فیصد بڑھ گیا۔ مزید یہ کہ غیر یقینی عالمی اور ملکی ماحول کی وجہ سے سرمایہ کاری کا جھکاؤ تین سالہ اور پانچ سالہ بانڈز کی طرف بہت زیادہ رہا۔ 2012ء کی دوسری ششماہی تک مجموعی بی آئی بی اسٹاک میں تین سالہ بانڈ کا حصہ بڑھ کر 43 فیصد ہو گیا (شکل 5.9)۔

شکل 5.10: اجارہ صکوک کی نیلامی کا خاکہ (ارب روپے)



ٹی بلز اور بی آئی بیز کے برخلاف اجارہ صکوک کی نیلامی کے خاکے میں دھیماپن رہا۔ حکومت نے پیش کردہ رقم کا محض 44 فیصد قبول کیا (شکل 5.10)۔ اجارہ صکوک کے خواص کے پیش نظر اسلامی آلات کی رسد سخت محدود ہے کیونکہ یہ آلات حقیقی اثاثوں کی بنیاد پر جاری کیے جاتے ہیں۔ چونکہ حکومت پہلی ششماہی کے دوران صکوک کا خاصا حجم پہلے ہی جاری کر چکی تھی اس لیے صکوک کا اجراء 2012ء کی دوسری ششماہی میں کم رہا۔

شکل 5.11: خط یافتہ (فیصد)



2012ء کی ششماہی کے دوران زری موقف میں تبدیلیوں سے خط یافتہ کی خمیدگی پر بہت اثر پڑا۔ پالیسی ریٹ میں 250 بی پی ایس کمی سے قبل مدتی شرحیں بہت گھٹ گئیں۔ مثال کے طور پر ایک ماہ کی پی کے آروی شرحیں اس مدت کے دوران 262 بی پی ایس کم ہو گئیں جبکہ ششماہی شرح 276 بی پی ایس کم ہوئی۔ تاہم شرح سود میں تبدیلیاں طویل مدتی عرصیتوں پر کم نمایاں رہیں (شکل 5.11)۔

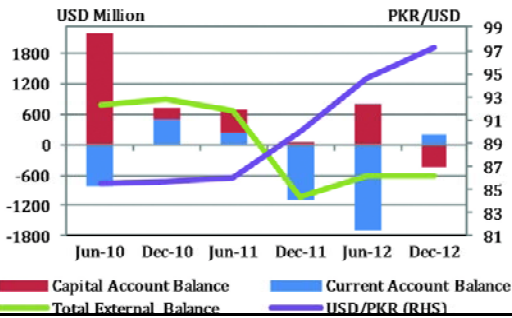
بازار مبادلہ

اتحادی سپورٹ فنڈ کی بروقت آمد رقم سے بازار مبادلہ

کے احساسات نرم پڑ گئے

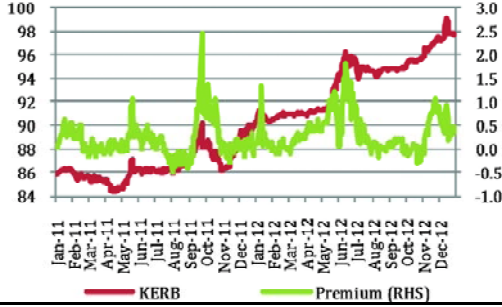
زیر دباؤ بازار زر کے مقابلے میں بازار مبادلہ میں ملا جلا رجحان پایا گیا۔ مثبت پہلو یہ تھا کہ جاری کھاتے کا توازن مثبت تھا جس کی بڑی وجہ اتحادی سپورٹ فنڈ کی وصولی، تجارتی خسارے میں کمی اور کارکنوں کی بڑھتی ہوئی ترسیلات زر تھیں۔ اس دوران بیرونی قرض گیری گھٹنے کے باعث مالی کھاتے میں کمی دیکھی گئی۔ چنانچہ مجموعی بیرونی کھاتے کا توازن جو 2012ء کی پہلی ششماہی میں منفی 1.4 ارب ڈالر تھا دوسری ششماہی میں مزید 0.5 ارب ڈالر بگڑ گیا۔

شکل 5.12: بیرونی کھاتے میں تبدیلیاں



بیرونی توازن میں قدرے بہتری کے باوجود زر مبادلہ کے ذخائر زیادہ تر آئی ایم

شکل 5.13: کرب شرح مبادلہ اور پریمیئم



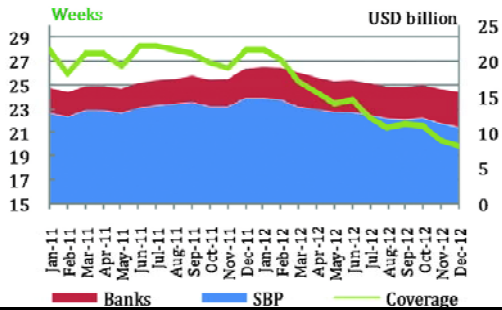
ایف کو کی گئی ادائیگیوں کے باعث 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران خالی ہوتے رہے۔ اس سے درآمدی کوریج تناسب پر منفی اثر پڑا اور وہ دسمبر 12ء میں کم ہو کر 18.1 ہفتے رہ گیا جبکہ جنوری 12ء میں 22.3 ہفتے تھا (شکل 5.14)۔ رقوم کی غیر یقینی آمد اور آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیوں کے ہمراہ مستقبل قریب میں ذخائر میں مسلسل کمی کرب منڈی میں شرح مبادلہ میں زیادہ اتار چڑھاؤ کا سبب بن سکتی ہے۔

مرکزی بینک کے ادخالوں نے بھی کرنسی کی قدر میں

کمی کو معتدل کیا

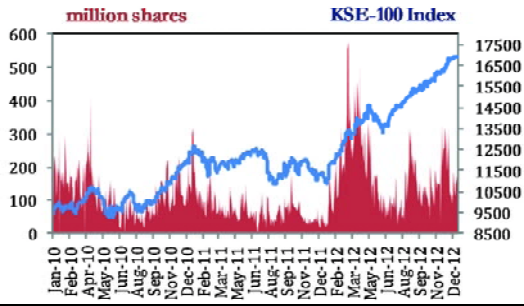
اگرچہ ذخائر میں کمی کے منفی اثر کی وجہ سے بین الینک اور کرب دونوں متغیر رہے تاہم اتحادی سپورٹ فنڈ کی آمد اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات نے بازار مبادلہ کے احساسات کو دھیمایا۔ چنانچہ بین الینک بازار میں پاکستانی روپے کی قیمت میں 2.6 فیصد کمی معتدل کی ہوئی اور کرب ریٹ میں اس سے بھی کم (2.2 فیصد)۔ نتیجتاً کرب اور بین الینک بازار کے درمیان پریمیئم جو نومبر 2012ء میں ایک فیصد سے بڑھ گیا تھا، 2012ء کے خاتمے تک 0.5 فیصد سے بھی نیچے چلا گیا۔ 2012ء کی دوسری ششماہی میں اوسط پریمیئم کم ہو کر 0.25 روپے ہوا گیا جبکہ پہلی ششماہی میں 0.45 روپے تھا (شکل 5.13)۔

شکل 5.14: زر مبادلہ ذخائر اور درآمدی کوریج

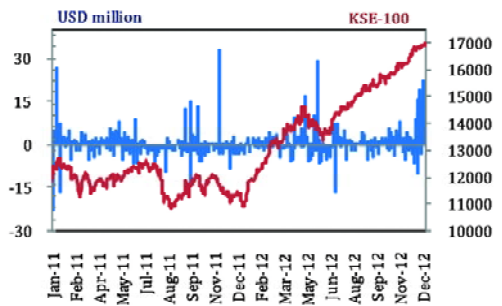


مرکزی بینک کے زیر تحویل ذخائر کے علاوہ بینکوں کے زیر تحویل بیرونی کرنسی کی امانتوں (ایف ای 25) نے بھی زر مبادلہ کے ذخائر میں حصہ ڈالا۔ اگرچہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں بیرونی کرنسی کی امانتوں میں 0.9 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تاہم بیرونی کرنسی کی قرض گاری رمالکاری نے بینکوں کے زیر تحویل سیال بیرونی کرنسی ذخائر کو 8.6 فیصد بڑھا دیا۔<sup>65</sup> رقوم کی آمد کا سلسلہ غیر یقینی ہے تاہم بینکوں کے زیر تحویل زر مبادلہ کے سیال ذخائر نے تجارت کے حوالے سے نرخ کے غیر متوقع دھچکوں کے خلاف مفید کشن کا کام کیا۔

شکل 5.15: کے ایس ای 100 اشاریہ اور تجارتی حجم



شکل 5.16: خالص ایس ای آر اے بہاؤ اور کے ایس ای کی کارکردگی



بازار سرمایہ

کارپوریٹ آمدنی کے سہارے کے ایس ای پھلتا پھولتا رہا

2012ء کی دوسری ششماہی میں ایکویٹی منڈیوں کی کارکردگی مستحکم رہی اور نشانیہ کے ایس ای 100 اشاریے میں 22.5 فیصد کی نمو دیکھی گئی (شکل 5.15)۔ نتیجتاً 2012ء کے دوران حصص کا اشاریہ 49 فیصد بڑھ گیا جس کی بنا پر یہ ایشیا

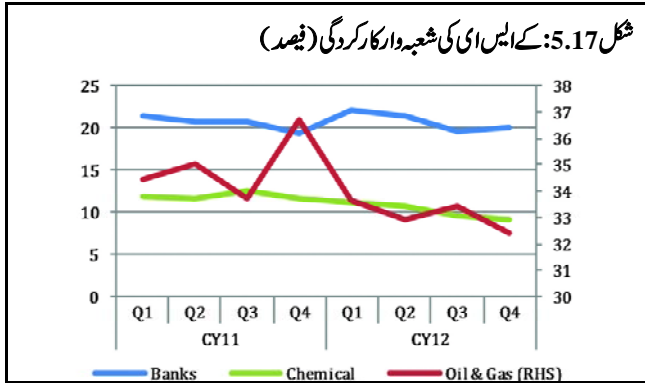
<sup>65</sup> بینک قرضے رمالکاری فراہم کرنے اور پالیسی منت اور سرمایہ کاروں کے لیے بیرونی کرنسی کی امانتیں استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ پالیسی منت اور سرمایہ کاروں کی سیال ہوتی ہیں اس لیے بینکوں کے زیر تحویل سیال زر مبادلہ ذخائر کا حساب لگانے کے لیے بیرونی کرنسی کی امانتوں میں سے صرف قرضے رمالکاری منہا کی جاتی ہے۔

جدول 5.1: بہتر کارپوریٹ منافع آوری (قبل از ٹیکس)				
ارب روپے				
2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	
240.54	196.11	162.11	120.13	ٹیل اور گیس
172.17	158.82	107.84	82.89	بینک
54.45	70.37	44.26	34.89	کیمیکل
24.58	4.2	-5.63	6.95	سینٹ
28.83	24.56	18.47	3.41	غذا
23.23	5.43	-0.917	-2.656	بجلی
16.51	35.43	30.54	-3.463	ٹیکسٹائل
11.19	7.65	7.47	4.704	گاڑیاں
10.23	4.88	11.12	15.12	ٹیلی مواصلات
9.6	5.51	4.65	4.82	بیہ
7.71	6.44	5.21	3.69	ادویات
5.87	9.03	11.52	8.53	انجینئرنگ
3.73	4.95	2.82	-13.38	مضار پرمیوچل فنڈ
1.92	3.02	2.66	2.87	ٹرانسپورٹ
1.64	-2.33	-10.515	-28.91	غیر بینک مالی کمپنیاں

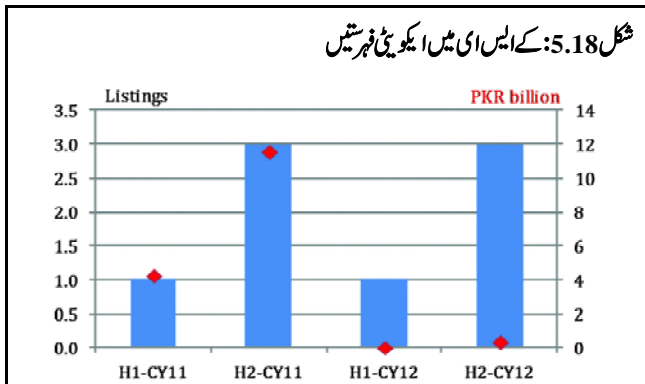
کی بہترین کارکردگی دکھانے والی اسٹاک مارکیٹوں میں شامل ہو گئی۔ کے ایس ای میں تیزی کے تسلسل کے اسباب میں کارپوریٹ شعبے کی بہتر آمدنی، زری نرمی، اتحادی سپورٹ فنڈ کی بروقت وصولی اور مقامی و بیرونی سرمایہ کاروں اور اداروں کی دلچسپی کی بحالی شامل ہیں۔

بازار میں مثبت جذبات سے بیرونی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی دلچسپی بحال ہوئی۔ دوسری ششماہی کے دوران بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں 160 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی جبکہ پہلی ششماہی میں بھی اتنی ہی رقم آئی تھی۔ علی الخصوص خصوصی تبدل پذیر روپیہ کھاتے (SCRA) میں بیرونی سرمایہ کاری نے بھی ایکویٹی منڈی کے احساسات کو بڑھایا۔ اس کھاتے میں خالص رقم کی آمد 2012ء کی پہلی ششماہی میں 46.6 ملین ڈالر سے بہتر ہو کر دوسری ششماہی میں 246.6 ملین ڈالر ہو گئی (شکل 5.16)۔

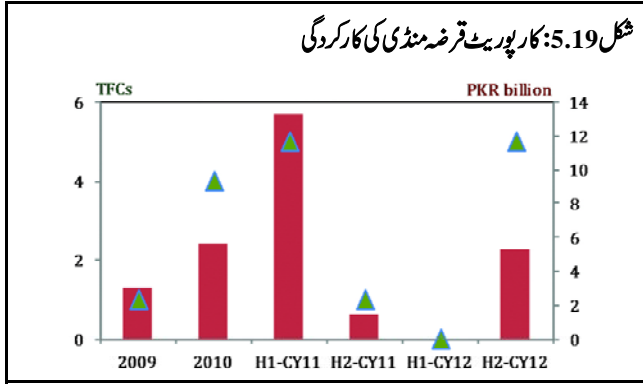
منڈی کے احساسات میں بہتری کی عکاسی روزانہ ٹرن اور کے حجم کی معقول سطح سے بھی ہوئی جو 2012ء کی دوسری ششماہی میں اوسطاً 147 ملین حصص رہی۔ اگرچہ پہلی ششماہی میں حجم کم رہا تاہم ٹرن اور عمومی رجحان سے ہم آہنگ تھا۔ پہلی ششماہی کا اوسط ٹرن اور 2010ء کی دوسری ششماہی سے زیادہ تھا۔



کے ایس ای اشاریے میں نمو چند اہم شعبوں میں مرکوز رہی جیسے بینک، کیمیکل، ٹیل اور توانائی۔ مزید یہ کہ سینٹ کے شعبے کے احیاء نے بھی منڈی کے اشاریوں کی نمو کو تقویت دی۔ کارپوریٹ شعبے میں تقریباً تمام اہم مندرجہ گروپوں میں بھرپور مالی نتائج دیکھے گئے۔ منافع آوری (قبل از ٹیکس) کے لحاظ سے منڈی کی سرمایت میں سب سے بڑا حصہ رکھنے والے ٹیل اور توانائی کے شعبے کی کارکردگی 2012ء کی دوسری ششماہی میں حاوی رہی (جدول 5.1)۔ اس غیر معمولی کارکردگی کی بنا پر منڈی کی مجموعی سرمایت میں بیڈکاری شعبے کا حصہ دسمبر 12ء میں کم ہو کر 20.1 فیصد رہ گیا جبکہ جون 12ء میں 21.1 فیصد تھا (شکل 5.17)۔



ایکویٹی اور قرضہ منڈی کی فہرستیں پھر ابھریں بازار سرمایہ کا ایک اور مثبت پہلو ایکویٹی اور کارپوریٹ قرض دونوں کی نئی فہرستیں تھیں۔ ایکویٹی منڈی میں 385 ملین روپے کی تین نئی فہرستیں دیکھی گئیں (شکل 5.18)۔ مزید یہ کہ قرضہ منڈی میں بھی احیاء دیکھا گیا کیونکہ توانائی اور



ٹیلی مواصلات میں ارتکاز رکھنے والی تین کمپنیوں نے 5.2 ارب روپے کے مجموعی اجرائے قرض کے ساتھ فہرست کاری کی (شکل 5.19)۔ اسٹاک اشاریے میں بہتری اور حکومتی تمسکات پر زوال پذیر یافتوں کی وجہ سے کے ایس ای کمٹہ ملکی نیز بیرونی سرمایہ کاروں کو کھینچنے میں کامیاب رہا ہے۔ اگرچہ نئی فہرستوں کی تعداد اور نئی ایکویٹی اور اجرائے قرض کی رقم تاریخی اعتبار سے پست تھی تاہم اسٹاک کی موجودہ کارکردگی کے تسلسل سے توقع ہے کہ مستقبل میں مزید فہرستیں اور اجرائے قرض دیکھنے میں آئیں گے۔